بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

سرپرستہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۱ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۸۶ ھ ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۳۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا صحابہؓ کے نمونہ پر اس جماعت کو قائم کرنا چاہتا ہے

چنانچہ ہم منہاج نبوت کے طریقہ پر ترقیات دیکھنا چاہتے ہیں

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے جس نے اپنے لئے کچھ حصہ دین کا اور کچھ حصہ دنیا کا رکھا ہو اور ایک صحابی بھی ایسا نہیں تھا جس نے کچھ دین کی تصدیق کر لی ہو اور کچھ دنیا کی بلکہ وہ سب کے سب منقطعین تھے۔ اور سب کے سب اللہ کی راہ میں جان دینے کو تیار تھے۔ اگر چند آدمی ہماری جماعت میں سے بھی تیار ہوں جو مسائل سے واقف ہوں اور ان کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ قانع بھی ہوں تو ان کو باہر تبلیغ کے لئے بھیجا جاوے۔ بہت علم کی حاجت نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سب اُمّی ہی تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری بھی اُمّی تھے۔ تقوےٰ اور طہارت چاہیئے۔ سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے جو اللہ تعالےٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سمجھا دیتا ہے۔

لوگ جو اپنے لڑکوں کو تعلیم دینے کے لئے یہاں کے سکول میں بھیجتے ہیں۔ اگرچہ وہ اچھا کرتے ہیں اور یہ اچھا کام ہے مگر وہ محض اللہ نہیں بھیجتے کیونکہ ان کا خیال ہوتا ہے کہ جو سرکاری تعلیم اور جماعت بندی اور دوسرے قواعد دیگر سکولوں میں ہیں وہی یہاں بھی ہیں اور یہاں بھیجتے وقت دنیوی تعلیم کا خصوصیت سے خیال کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ جو تعلیم دوسرے سکولوں میں ہے وہی یہاں ہے مگر تاہم نیک نیتی کی بناء پر یہ سب عمدہ باتیں ہیں اور اس سے کچھ عمدہ نتیجہ ہی نکلنے کی توقع ہے ......

مگر جو بات ہم چاہتے ہیں وہ اس سے پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خواہ کچھ ہی ہو یہ باتیں ملونی سے خالی نہیں۔ ہمارا مطلب اس بات کے بیان کرنے کا یہ ہے کہ خدا تعالےٰ جس نمونہ پر اس جماعت کو قائم کرنا چاہتا ہے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا نمونہ ہے۔ ہم تو منہاج نبوت کے طریقہ پر ترقیات دیکھنی چاہتے ہیں۔ موجودہ کارروائی کو خالص کارروائی نہیں کہہ سکتے"۔ (الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۔۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۱۲ اکتوبر بروز بدھ بعد نماز مغرب گول بازار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں تقسیم انعامات اور دیگر پروگرام کے علاوہ صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب حاضرین سے خطاب فرمائیں گے۔ اس اجلاس میں ربوہ کے تمام خدام اور اطفال کی حاضری لازمی ہوگی۔ نیز جملہ احباب سے اس بابرکت سالانہ اجلاس میں بکثرت شمولیت کی درخواست ہے۔

(منتظم اشاعت ونظم وضبط)

۔۔ سالانہ اجتماع پر تشریف لانے والے انصار تمام زعماء مجالس انصار اللہ مرکز سلسلہ میں آنے سے قبل اس بات کا اچھی طرح سے جائزہ لے لیں کہ ان کی مجلس کا کوئی رکن بقایا دار تو نہیں ہو۔ اور اگر کسی کے ذمہ بقایا ہو۔ تو وصول کر کے اجتماع سے قبل مرکز میں داخل کروا دیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

۔۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اطفال الاحمدیہ سرگرم عمل ہوجائیں

جملہ مجالس اطفال واحباب جماعت کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندہ وقف جدید میں واقع ہونے والی کمی کو پورا کرنے کی ذمہ داری ازراہ شفقت اب اطفال الاحمدیہ پر ڈالی ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے۔ کہ امسال اطفال الاحمدیہ وقف جدید میں کم از کم پچاس ہزار روپیہ جمع کروائیں۔

حضور نے فرمایا ہے کہ اس غرض کے لئے ہر طفل کم از کم آٹھ آنے ماہوار یعنی سالانہ چھ روپے اس چندہ میں ادا کرے۔ حضور کے اس ارشاد مبارک کے سنتے ہی ربوہ کے اطفال نے خوشی خوشی فوری طور پر وعدہ جات لکھوانے شروع کر دیئے۔ بہت سے بچوں نے خود یا ان کے والدین نے ان کی طرف سے نقد ادائیگی بھی کی ہے۔ چنانچہ تا دم تحریر مجالس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے ۵۰۸ اطفال کی طرف سے ۶۴ - ۱۳۳۴ روپے کے وعدے اور ۱۸ ۔ ۲۳۸ روپے نقد جمع ہو چکے ہیں۔ مقامی مجالس اطفال کی طرف سے مزید کوششیں جاری ہیں۔

ربوہ کے اطفال کے اس شاندار نمونہ کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان و ممالک بیرون کی جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوری طور پر سرگرم عمل ہوجائیں اور اس سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے **پچاس ہزار** روپیہ بلکہ اس سے بھی زیادہ رقم جمع کر کے یہ ثابت کر دیں کہ احمدی بچے خدا کے فضل سے کس قدر شاندار کارنامے سرانجام دے سکتے ہیں۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سعید احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل
ربوہ
مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء

امام الزمان

اب ہم ان صفات کا مختصراً خاکہ پیش کرتے ہیں جو ایک مجدد یا امام وقت میں موجود ہونی چاہئیں۔

سب سے پہلی بات جو اس امر میں ضروری دیکھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی صریح نص اور حدیث مجدد دین کی رو سے مجدد یا امام وقت کو اللہ تعالیٰ کھڑا کرتا ہے واللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یہ وعدہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت بہر حال کی جائیگی چنانچہ اس زمانہ میں بھی جس کو اسلامی اصطلاح میں فیج اعوج کا زمانہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی تعلیمات کی حفاظت اپنی سنت کے مطابق کرتا رہا ہے۔ لوگ پوری احتیاط کرتے رہے ہیں تو یہ ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا۔ چنانچہ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کج رو بادشاہی اور جبری دور میں بھی علمائے حق پیدا ہوتے رہے ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں اس برصغیر میں حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت ولی اللہ شاہ علیہ الرحمۃ اور حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے ظہور کیا حالانکہ یہ دور اسلام کا تاریک ترین دور سمجھا جاتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر یہ حضرات مبعوث نہ ہوتے تو آج تک اس خطہ سے اسلام کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا۔ ہم کو یہاں تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں جو اس عہد کی گمراہیوں پر مشتمل ہیں تاہم باوجود انتہائی گمراہیوں کے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرتا آیا ہے اور ان گمراہیوں کی انتہائی تاریکیوں میں بھی مجددین اور ان کے خلفاء کے وجود سے اسلامی آفتاب کی شعاعیں جھلکتی رہی ہیں۔ بہر حال مجدد وقت یا امام الزمان میں کیا صفات ہونی چاہئیں۔ ان کے تعین کے لئے ہم ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ضرورت الامام سے اقتباس درج کرتے ہیں:-

"امام الزمان اسی شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر دیتا ہے وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں۔ . . . . یہ بات بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جن کو خدا تعالیٰ کا ہاتھ امام بناتا ہے ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے اور جس طرح الٰہی فطرت نے بموجب آیت کریمہ اعطی کل شیء خلقہ ہر ایک پرند اور چرند میں پہلے سے وہ قوت رکھ دی ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کے علم میں یہ تھا کہ اس قوت سے اس کو کام لینا پڑے گا۔ اسی طرح ان نفوس میں جن کی نسبت خدا تعالیٰ کے ازلی علم میں یہ ہے کہ ان سے امامت کا کام لیا جاوے گا منصب امامت کے مناسب حال کئی روحانی ملکے پہلے سے رکھے جاتے ہیں اور جن لیاقتوں کی آئندہ ضرورت پڑے گی ان تمام لیاقتوں کا بیج ان کی پاک سرشت میں بویا جاتا ہے۔"

(ضرورت الامام صفحہ ۶-۷-۸)

آپؑ نے امام وقت کے چھ اوصاف بیان فرمائے ہیں۔ اوّل قوت اخلاق۔ دوئم قوتِ امامت یعنی آگے بڑھنے کی قوت۔ سوئم۔ بسطت فی العلم۔ چہارم قوتِ عزم۔ پنجم۔ قوت اقبال علی اللہ۔ ششم۔ کشوف و الہامات۔

(۱) قوتِ اخلاق

"اوّل قوتِ اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔" (ایضاً صفحہ ۸)

(۲) قوتِ امامت

"دوئم قوتِ امامت ہے جس کی وجہ سے اس کا نام امام رکھا گیا ہے یعنی نیک باتوں اور نیک اعمال اور تمام الٰہی معارف اور محبت الٰہی میں آگے بڑھنے کا شوق یعنی روح اس کی کسی نقصان کو پسند نہ کرے اور کسی حالتِ ناقصہ پر راضی نہ ہو اور اس بات سے اس کو درد پہنچے اور دکھ میں پڑے کہ وہ ترقی سے روکا جاوے۔" (ایضاً)

(۳) قوت بسطت فی العلم

"خدا تعالیٰ کے فضل سے علوم الٰہیہ میں اس کو بسطت عنایت کی جاتی ہے اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو اس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۹)

(۴) قوتِ عزم

"عزم سے مراد یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نومید ہونا۔ اور نہ ارادہ میں سست ہو جانا۔ بسا اوقات نبیوں اور رسولوں اور محدثوں کو جو امام الزمان ہوتے ہیں ایسے ابتلا پیش آ جاتے ہیں کہ وہ بظاہر ایسے مصائب میں پھنس جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ نے ان کو چھوڑ دیا ہے اور ان کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ . . . . لیکن ایسے وقتوں میں ان کا عزم آزمایا جاتا ہے۔ وہ ہرگز ان آزمائشوں سے بیدل نہیں ہوتے اور نہ اپنے کام میں سست ہوتے ہیں یہاں تک کہ نصرتِ الٰہی کا وقت آ جاتا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۱۱)

(۵) قوت اقبال علی اللہ

"اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت اور نیز اس وقت کہ جب سخت دشمن سے مقابلہ آ پڑے اور کسی نشان کا مطالبہ ہو اور یا کسی فتح کی ضرورت ہو اور یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں اور پھر ایسے جھکتے ہیں کہ ان کے صدق اور اخلاص اور محبت اور وفا اور عزم لاینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔" (ایضاً)

(۶) کشوف والہامات کا سلسلہ

"کشوف والہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم و حقائق و معارف پاتا ہے اور اس کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ کیفیت و کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور ان کے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۱۲)

رشتہ ناطہ کے متعلق اسلامی احکام

دینداری، اخلاق اور تقوٰی کو مقدم رکھنا ضروری ہے

(مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

قرآن کریم ایک کامل الہامی کتاب ہے جس نے انسان کے ہر شعبۂ زندگی کے متعلق اس طور پر ہدایات دی ہیں کہ جس سے بڑھ کر متصور نہیں ہو سکتیں چنانچہ رشتہ ناطہ کے متعلق ہی دیکھا جائے تو قرآن کریم کی افضلیت واضح طور پر ثابت ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ بہتر اور عمدہ بات یہ ہے کہ انسان ساری عمر بغیر شادی کے تجرد کی زندگی بسر کرے اور بعض نے اگر شادی کی اجازت دی تو اس کی تفصیلات میں سخت غلطی کر گئے گویا بعض اس معاملہ میں افراط کی طرف چلے گئے اور بعض تفریط کی طرف۔ اسلام نے چونکہ کامل اور فطرتِ صحیحہ کے مطابق تعلیم دی تھی اس لئے اس نے یہ قطعاً پسند نہ کیا کہ شادی نہ کی جائے اور ایسا خیال رکھنے والوں کے متعلق کہا

ورھبانیۃ ابتدعوھا
ماکتبناھا علیھم فمارعوھا
حق رعایتھا۔

کہ جن لوگوں نے رہبانیت کا طریق اختیار کیا تھا یہ ہماری طرف سے حکم نہ تھا بلکہ از خود انہوں نے اپنی طرف سے یہ مسئلہ گھڑ لیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

فمارعوھا حق رعایتھا

اس پر یہ کاربند نہ رہ سکے۔ قرآن کریم نے یہ بتایا کہ

ولقد ارسلنا رسلًا
من قبلک فجعلنا لھم
ازواجًا وذریۃ۔
(رعد ع۶)

کہ اے رسولؐ تجھ سے پہلے ہمارے فرستادہ آتے رہے اور وہ ہمارے حکم سے شادیاں کرتے اور اللہ تعالےٰ ان کو اولاد عطا کرتا تھا۔ گویا نکاح کرنا شروع سے ہی الٰہی منشاء کے مطابق طریق چلا آیا ہے اللہ تعالےٰ نے انبیاء کے ذریعہ یہ طریق جاری کیا اور اس طرح سلسلہ انسانی کے جاری رہنے کی بنیاد رکھی گئی۔ چنانچہ اسی کے متعلق ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

النکاح من سنّتی
فمن رغب عن سنّتی
فلیس منّی۔

کہ نکاح کرنا میری سنّت ہے اور جو بھی میری سنّت سے بے رغبتی اختیار کرے گا وہ مجھ سے نہیں یعنی اس کا مجھ سے کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ میرے مسلک کے خلاف کریگا دوسری جگہ فرمایا۔

یامعشر الشباب
من استطاع منکم
الباءۃ فلیتزوّج۔

اے جوانوں کی جماعت جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھے اس کو چاہیئے کہ وہ ضرور نکاح کرے۔ (مسلم) اور فرمایا کہ جو چاہے کہ اللہ تعالےٰ کو پاک مطہر ہونے کی حالت میں ملے تو اس کو چاہیئے کہ وہ شریف اور نیک عورتوں سے شادی کرے اور اسی کے ضمن میں ایک ضروری اور اہم حکم یہ دیا

وانکحوا الایامیٰ
منکم۔

کہ جو تم میں سے بیوگان ہوں جن کے خاوند فوت ہو گئے ہوں ہم تم کو حکم دیتے ہیں کہ ان کے نکاح ضرور کروا دیا کرو۔ ہنود میں یہ اب تک طریق چلا آ رہا ہے کہ جو لڑکی خواہ چھوٹی عمر میں ہی بیوہ ہو جائے اس کا نکاح نہیں کرتے اور اس خلافِ عقل و خلافِ فطرت طریق کا اثر مسلمانوں نے بھی لیا اور ان میں بھی بہت سے ایسے ہیں کہ بیوگان کے نکاح کے خلاف ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہماری جماعت میں بھی ایک طبقہ عملاً بیوگان کے رشتہ کے خلاف ہے حالانکہ یہ نہایت ضروری اور اہم حکم ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ہماری جماعت کو اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہؤا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ نکاح میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری جماعت میں بیوگان کے نکاح ضرور ہونے چاہئیں اور اس کی طرف خاص توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ تمام جماعتوں کے امراء و دیگر عہدیداران اپنی اپنی جماعتوں میں جائزہ لیں اور بیوگان کے رشتے کرا دینے پر توجہ فرمائیں۔ بہتر ہوگا کہ وہ مرکز دفتر رشتہ ناطہ میں ان کے کوائف اور فہرست بھیج کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اگر اس حکم خداوندی پر عمل ہو جائے تو شعبہ رشتہ ناطہ کی ایک حد تک مشکل کشائی ہو جائے گی۔ بعض احباب خود پہلی بیوی کی وفات پر رشتہ کی درخواست کرتے ہیں اور رشتہ نہ ہونے پر وہ شعبہ رشتہ ناطہ کو بعض دفعہ کوستے ہیں حالانکہ رشتہ منظور کرنا فریقین پر منحصر ہوتا ہے۔ شعبہ رشتہ ناطہ کا کام رشتہ بتانا اور مناسب اور اچھے رنگ میں ہر دو فریق کو تحریک کرنا ہوتا ہے۔ بہرحال اگر ہماری جماعت کے بزرگ اور ذمہ دار اصحاب اس طرف توجہ دیں اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے تازہ ارشاد کی تعمیل میں بیوگان کے نکاح کا خیال خاص طور پر رکھیں تو کئی گھر آباد ہو کر ان کے لئے دعائیں کریں گے۔

قرآن کریم نے رشتہ ناطہ کے متعلق نکاح کی غرض اور فائدے اس آیت میں بتائے ہیں۔

ومن آیاتہ ان
خلق لکم من انفسکم
ازواجًا لتسکنوا الیھا
وجعل بینکم مودّۃً
ورحمۃ۔
(روم ع۳)

یعنی اللہ تعالےٰ کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس میں سے بیویاں بنائی ہیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور میاں اور بیوی کے درمیان محبت اور رحمت کے سامان پیدا کئے۔

پس، اصل مقصد شادی سے سکون و اطمینان کا حصول اور باہمی رشتۂ محبت کا قیام اور رحمتِ خداوندی کا حاصل کرنا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ چیزیں کیونکر حاصل ہوں۔ سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تنکح المرءۃ لاربع
لمالھا ولحسبھا ولجمالھا
ولدینھا فاظفر
بذات الدین تربت
یداک۔
(مشکوٰۃ)

یعنی عام طور پر لوگ عورت سے نکاح کے وقت اس کا حسب نسب دیکھتے ہیں اور اس کا مالدار و دولتمند ہونا اور اس کی خوبصورتی کو دیکھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا اے طالب نکاح تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں (یہ محاورہ عرب ہے) تو یہ دیکھ کر کہ دیندار اور اچھے اخلاق والی ہے یا نہیں۔ تیرے مدِنظر سب سے زیادہ جو دیکھنے والی چیز ہونی چاہیئے اس کا دیندار ہونا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس کے برعکس یہ دیکھتے ہیں کہ حسب نسب کیسا ہے۔ ہماری قوم کی ہے یا نہیں۔ چنانچہ مَیں نے کئی ایسے لوگ دیکھے ہیں جو کہتے ہیں کہ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ ہماری قوم کا ہو ورنہ ہم رشتہ نہیں کریں گے یہ ایسا غلط اور قابلِ افسوس طریق ہے جو بالکل اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر اپنی قوم میں رشتہ مل جائے تو ضرور کیا جائے مگر اس پر اتنا زور دینا کہ ہم نے کرنا ہی اپنی قوم میں ہے یہ نہایت غلط اور اسلامی تعلیم کے منشاء کے خلاف ہے۔ اس موقعہ پر بعض دوست کہہ دیتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ کفو سے رشتہ کرنا چاہیئے اور کفو سے مراد اپنی قوم ہے۔ یہ ان کا خیال صحیح نہیں ہے

اگر حسب پسند اپنی قوم میں رشتہ مل جائے تو اچھا ہے مگر کفو سے یہ سمجھ لینا کہ اپنی ہی قوم میں کرنا یہ کفو کی تعریف ہے غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذریۃ طیبہ جو شمائل اللہ تھے کے رشتوں میں سے ایک کا بھی اپنی قوم میں نہیں کیا اور نہ ہی حضور کی اہلیہ مبارکہ حضرت ام المومنین رض آپ کی قوم سے تھیں۔ تو کیا آپ نے کفو کے معاذ اللہ خلاف کیا۔ ہرگز نہیں۔

سو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ کفو سے مراد اپنی قوم ہی ہے۔ دراصل اللہ تعالےٰ نے اسلام کی برکت سے ہم سب کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں پھر خدا تعالےٰ کے عظیم الشان مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں اسلام اور احمدیت کی سلک میں منسلک کرکے اس اخوت میں جمع کر دیا ہے۔ چنانچہ اسی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا کہ

انما المومنین اخوۃ

کہ سب مومن آپس میں بھائی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا احمدی بھائی ماں جائے سے بہتر بھائی ہے۔

(باقی)

درخواستِ دعا

میرا دوست اعجاز احمد سندھ میں بیمار ہے۔ بخار اور کمزوری بہت ہے احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(نعمت اللہ معرفت فہمیدہ عظمت لیڈی ڈاکٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

(الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے)

احسانِ باغباں سے جو دِل زیرِ بار ہو
پھر کیوں نہ ہر روش پہ مری جاں نثار ہو
ہر برگِ گل چمن میں اُسی کی ہے یادگار
دِل میں ہے شوق پھر بھی کوئی یادگار ہو
ہم اپنے آفتاب سے محروم ہوگئے
اب اور کس ستم کا ہمیں انتظار ہو؟
آؤ وہ کام کرکے دکھائیں جہاں کو ہم
جس سے ہمارا جوشِ جنوں آشکار ہو
آ یادگارِ فضلِ عمر پر مرے ندیم
ایسے چڑھائیں رنگ کہ جو پائیدار ہو
یوں اپنے خونِ دل سے سجائیں چمن کو ہم
غازہ سے بے نیاز عروسِ بہار ہو
محبوب کی نگاہ میں محبوب جو رہا
ہر دل کے آشیاں میں وہی گلعذار ہو
جس آنکھ کو تھا شوقِ تماشائے حالِ زار
ابرِ بہار دیکھ کے وہ شرمسار ہو
شبیر "ان" سے مہر و وفا کا جو عہد تھا
یہ یادگار اس کی ہی آئینہ دار ہو

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے مخلصین جماعت کے گرانقدر وعدے

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ	سات ہزار پانچصد روپیہ
۲۔ " چوہدری اسد اللہ خاں صاحب	دو ہزار روپیہ
۳۔ " چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری	دو ہزار روپیہ
۴۔ " ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر	دو ہزار روپیہ
۵۔ " سیٹھ رشید الدین صاحب	دو ہزار روپیہ
۶۔ " میر مشتاق احمد صاحب	دو ہزار روپیہ
۷۔ " راجہ غالب احمد صاحب	دو ہزار روپیہ
۸۔ " مسعود احمد صاحب و محمد الدین صاحب ٹھیکیدار	دو ہزار روپیہ
۹۔ " میاں برکت علی صاحب و غلام احمد صاحب سوداگران	دو ہزار روپیہ
۱۰۔ " ڈاکٹر عبدالشکور صاحب غنی	دو ہزار روپیہ
۱۱۔ " ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	دو ہزار ایک سو ساٹھ روپیہ
۱۲۔ محترمہ آمنہ قمر صاحبہ	دو ہزار پانچ سو روپیہ
۱۳۔ محترم سلطان احمد صاحب	دو ہزار روپیہ
۱۴۔ " کرنل محمد صادق صاحب ملک	دو ہزار پانچصد روپیہ
۱۵۔ " کرنل مرزا محمد شفیع صاحب	دو ہزار پانچصد روپیہ
۱۶۔ " کرنل ایم سعید صاحب	دو ہزار پانچصد روپیہ
۱۷۔ " کرنل منظور حسن صاحب	دو ہزار روپیہ
۱۸۔ " ایم۔ اے رشید صاحب	دو ہزار روپیہ
۱۹۔ " میجر مظفر علی صاحب مع بیگم صاحبہ	دو ہزار روپیہ
۲۰۔ " شیخ عبدالوحید صاحب	دو ہزار روپیہ
۲۱۔ " راجہ بشیر احمد صاحب لیکچرر	دو ہزار روپیہ
۲۲۔ " حبیب اللہ صاحب بٹ	دو ہزار روپیہ
۲۳۔ " چوہدری شریف احمد صاحب	دو ہزار روپیہ
۲۴۔ " مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب مع برادران	دو ہزار روپیہ
۲۵۔ محترمہ آمنہ کرامت صاحبہ کراچی	دو ہزار روپیہ
۲۶۔ محترم چوہدری خالد محمود صاحب "	دو ہزار روپیہ
۲۷۔ " چوہدری محمود شاہنواز صاحب کراچی	دو ہزار روپیہ
۲۸۔ " کرنل بشیر احمد صاحب	دو ہزار روپیہ
۲۹۔ " حاجی رشید احمد صاحب	دو ہزار روپیہ
۳۰۔ " ملک بشیر احمد صاحب	دو ہزار روپیہ
۳۱۔ " محمد اکرم صاحب سہانسہ	دو ہزار روپیہ
۳۲۔ " محمد عثمان صاحب	دو ہزار روپیہ
۳۳۔ " شیخ محمد الحق صاحب انجنیئر	دو ہزار روپیہ
۳۴۔ " حمید اختر صاحب	تین ہزار روپیہ
۳۵۔ " میاں عبدالغفور صاحب زرگر	دو ہزار روپیہ

میزان : ۷۸،۶۶۰

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ اِن سب مخلصین کو بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے اور ان کے رزق اور مال میں برکت دے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے حصہ وافر عطا فرمائے اور اپنی جناب سے خاص توفیق عطا فرمائے کہ جلد سے جلد ادائیگی بھی اِن کی طرف سے ہو جائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی زبردست خواہش ہے کہ امسال دس لاکھ روپیہ کی وصولی بھی ہو جائے۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن

سیکرٹری صاحبان وصایا و مال توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل اعلان پیشتر ازیں اخبار الفضل مجریہ ۲۶/۷، ۲۰/۸/۶۴، ۵/۹/۶۴، ۲۹/۹/۶۴، ۱۹/۶/۶۴، ۲۱/۳/۶۵ میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن سال رواں میں دفتر میں موصول ہونے والی وصایا سے اور بعض سیکرٹری صاحبان وصایا و مال کے استفسارات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس اعلان کے مندرجات کو بھول گئے ہیں یا عہدہ داروں میں کوئی نئی تبدیلی ہوئی ہے۔ اور نئے عہدہ داروں کو ان ہدایات کا علم نہیں جو اس میں مذکور ہیں لہذا اس اعلان کو ایک مرتبہ پھر شائع کیا جاتا ہے۔ اور تمام عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ سے بالعموم اور سیکرٹری صاحبان وصایا و مال سے بالخصوص درخواست کی جاتی ہے۔ کہ نئی وصایا لکھنے یا لکھواتے وقت وصیت کرنے والے احباب کو اس اعلان کے مندرجات سے پوری طرح آگاہ کرنے کے بعد ان کی وصیتیں لکھیں یا لکھوایا کریں۔ یہ معاملہ بڑا اہم ہے اور ہرگز نظر انداز کرنے کے لائق نہیں۔ مذکورہ بالا اعلان حسب ذیل ہے:-

وصایا حصہ آمد کے متعلق ضروری وضاحت

وصیت دو طرفہ معاہدہ ہے یکطرفہ نہیں اگر ایک طرفہ ہوتا تو بیشک تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہو جاتی لیکن صدر انجمن احمدیہ ہر وصیت کو منظور کرنے کی پابند نہیں لہذا بعض موصیوں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ جب نامنظوری کا احتمال موجود ہے اور کئی وصیتیں منظور نہیں کی جاتیں تو پھر حصہ آمد کی ادائیگی تاریخ منظوری وصیت سے واجب ہونی چاہیئے۔ انجمن کے نزدیک یہ مطالبہ جائز ہے۔ لہذا ہر موصی کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد ادا کرنا شروع کر دے اور چاہے تو تاریخ منظوری وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع کرے لیکن یہ ضروری ہے کہ وصیت لکھتے وقت اس بات کا اظہار کر دے کہ کس تاریخ سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع ہوگی پس

(۱) جو موصی تحریر وصیت کی تاریخ سے حصہ آمد ادا کریں گے۔ ان کی وصیتیں اسی تاریخ سے سمجھی جائیں گی اور اگر وہ خدانخواستہ وصیت کی منظوری سے قبل فوت ہو جائیں تو بھی ان کی وصیت منظور کر لی جائے گی۔ بشرطیکہ انجمن کے قواعد کے ماتحت وہ وصیت قابل منظوری ہو اور اگر انجمن ایسے کسی شخص کی وصیت منظور نہ کر سکے۔ تو حصہ آمد اور چندہ عام کا فرق یعنی وہ زائد رقم جو وصیت منظور ہونے کی خاطر ادا کی گئی تھی وہ موصی یا اس کے وارثوں کو واپس کر دی جائے گی۔ کیونکہ وصیت نامنظور ہونے کی صورت میں اس زائد مال پر انجمن کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۲) اس کے بالمقابل اگر کوئی موصی یہ پسند کرے کہ اس کی وصیت تاریخ منظوری وصیت سے سمجھی جائے اور وہ اسی تاریخ سے حصہ آمد ادا کرے گا تو جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ انجمن کو اس طریق کار پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن ایسا موصی اگر خدانخواستہ تاریخ منظوری وصیت سے قبل فوت ہو جائے تو اس کی وصیت منظور کرنے پر غور کیا ہی نہیں جائے گا۔ بلکہ وہ وصیت خود بخود داخل دفتر ہو جائیگی کیونکہ موصی نے خود جس تاریخ سے اپنی وصیت کے نفاذ کا ارادہ کیا تھا اس سے پہلے ہی وہ فوت ہو گیا لہذا اس کے وارثوں کا یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ بعد از وفات ایسی وصیت کی منظوری کا مطالبہ کریں یہ مطالبہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب موصی اپنی زندگی میں وصیت کے اس حصہ پر عمل درآمد شروع کر دیتا جس پر اس کی زندگی میں عمل کیا جا سکتا تھا۔ اسلئے جہاں انجمن نے یہ اجازت دی ہے کہ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے وہاں یہ بھی سفارش کی ہے:-

"مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے"

(۳) امید ہے کہ مندرجہ بالا تشریح سے احباب پر یہ معاملہ واضح ہو چکا ہوگا انجمن کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ بلاوجہ کسی کا مال پر قبضہ کیا جاوے۔ بیشک اس طریق کار سے بظاہر انجمن کو کسی حد تک نقصان اٹھانا پڑتا ہے لیکن انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ تاریخ منظوری وصیت سے پہلے کسی شخص کو حصہ آمد کی ادائیگی پر مجبور نہ کیا جائے

(۴) ہاں اگر کوئی شخص اپنی رضا و رغبت سے تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع کر دے تو وہ یقیناً فائدہ میں رہے گا جیسا کہ اوپر وضاحت کی جا چکی ہے یعنی وصیت منظور نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کا زائد مال واپس کر دیا جائیگا اور فوت ہونے کی صورت میں بھی اس کی وصیت پر منظور کرنے کے لئے غور ہو سکے گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواستہائے دعا

۱- میرے ابا جان مولوی عبدالمجید صاحب منیب مربی مقامی اصلاح و ارشاد بیمار ہیں۔ ان کی کاملہ و عاجلہ صحت کے لئے درخواست دعا ہے

۲- میری نسبتی بہن رفیعہ بیگم شدید بیمار ہے۔ تین اپریشن ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی افاقہ نہیں ہوا اس کی صحت کے لئے بھی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرشید عابد معلم وقف جدید نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر)

۳- میں نے فوج میں کمیشن کے لئے درخواست دی تھی تمام انٹرویو اور ٹسٹ وغیرہ پاس کر لئے ہیں، مگر آخری چناؤ کے سلسلے میں کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے جملہ مشکلات دور فرمائے۔

(عبدالباسط ابن غلام احمد قریشی صاحب سکھر)

۴- خاکسار تین سال سے بے کار ہے۔ کام کی کوئی صورت بنتی نظر نہیں آتی۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کوئی کاروبار کی بہتر صورت پیدا کر دے۔

(چراغ دین احمدی قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)

۵- خاکسار کی والدہ صاحبہ کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ بے چینی بہت ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ (مشتاق احمد ولد سراج دین صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

۶- میری والدہ صاحبہ سانگلہ ہل میں بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مقبول احمد بھٹی مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۵ محلہ گوپال پورہ سانگلہ ہل)

۷- میرے والد چوہدری محمد اسماعیل صاحب اوورسیر ریٹائرڈ حال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ معدہ اور جگر کی خرابی کی وجہ سے عرصہ قریباً چھ ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ اب حالت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(منیر احمد سالار والہ۔ ضلع لائل پور)

۸- میں ایک مصیبت میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد از شیخوپورہ)

۹- برادرم مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ گذشتہ چند روز سے بیمار ہیں۔ تشخیص کے مطابق جگر میں خرابی معلوم ہوتی ہے۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں آپ کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عطاء المجیب راشد۔ ربوہ)

۱۰- میری ماموں زاد بہن قدسیہ عارفہ تقریباً ایک ماہ سے بہت بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

امۃ السمیع فرحت (ربوہ)

۱۱- میرے نانا جان چوہدری غلام قادر صاحب آف سنگھوعہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرصہ پندرہ روز سے بہت بیمار ہیں اور آج کل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالشکور جاوید دارالرحمت شرقی ربوہ)

۱۲- میرے چھوٹے بھائی عزیزم ڈاکٹر جمال الدین ولد ڈاکٹر لعل دین صاحب (ریٹائرڈ) اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز مورخہ ۱۰/۱۰/۶۶ کو براستہ لندن عازم ایڈنبرا ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (مصباح الدین جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ راجگڑھ چوبرجی لاہور)

۱۳- مکرم قاضی شریف احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر عارف والا ضلع منٹگمری کی اہلیہ صاحبہ کا شجاع آباد ہسپتال میں آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔ (ماسٹر مولا داد ریٹائرڈ ٹیچر محلہ دارالیمن شرقی ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کا تفصیلی پروگرام

۲۱-۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۴۵ ہش
اکتوبر ۱۹۶۶ء

جمعۃ المبارک ۲۱ اخاء ۔ اکتوبر

- صبح ۷-۳۰ تا ۱۱-۰۰ — خدام دفتر بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ داخلہ حاصل کریں گے اور دفتر اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کر کے اپنے خیمے نصب کریں گے
- ۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ — معائنہ
- ۱۱-۳۰ تا ۲-۰۰ — وقفہ برائے طعام و نماز جمعہ (نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی جائے گی۔ اس کے معاً بعد خدام مقام اجتماع کی طرف روانہ ہو جائیں گے)
- ۳-۰۰ تا ۳-۳۰ — حاضری خدام
- ۳-۳۰ تا ۳-۴۵ — تلاوت قرآن مجید ۔ عہد
  افتتاحی تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۔
- ۳-۴۵ تا ۴-۱۰ — درس قرآن مجید
- ۴-۱۰ تا ۵-۴۰ — کبڈی ۱، ۲۔ والی بال ۱، ۲
  رسہ کشی
- ۵-۴۰ تا ۵-۵۵ — تیاری نماز
- ۵-۵۵ تا ۶-۲۰ — نماز مغرب و عشاء
- ۶-۲۰ تا ۶-۳۵ — درس حدیث
- ۶-۳۵ تا ۷-۴۵ — وقفہ برائے طعام (اس دوران سٹیج پر قرأت قرآن مجید کا مقابلہ ہوگا)
- ۷-۴۵ تا ۸-۴۵ — سالانہ رپورٹ ۔ شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر)
- ۸-۴۵ تا ۹-۴۰ — تقریری مقابلے ۔ معیار سوم
- ۹-۴۰ تا ۱۰-۴۰ — علمی مقابلے (حفظ قرآن مجید مطالعہ احادیث ۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ ترجمہ قرآن مجید)
- ۱۰-۴۰ — شب بخیر

ہفتہ ۲۲ اخاء ۔ اکتوبر

- ۴-۰۰ — بیداری
- ۴-۰۰ تا ۴-۱۵ — تیاری برائے نماز تہجد (سب خدام نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں آجائیں گے)
- ۴-۱۵ تا ۴-۴۵ — نماز تہجد
- ۵-۰۰ تا ۵-۲۰ — نماز فجر
- ۵-۲۰ تا ۵-۴۰ — درس قرآن مجید
- ۵-۴۰ تا ۵-۵۰ — تلاوت قرآن مجید (تمام خدام اپنے اپنے خیموں میں تلاوت قرآن مجید کریں گے)
- ۵-۵۰ تا ۶-۲۰ — ورزش
- ۶-۲۰ تا ۷-۰۰ — ناشتہ
- ۷-۰۰ تا ۷-۳۰ — مقابلہ مشاہدہ و معائنہ ۔ نظم ۔ بلند آواز
  مقابلہ مضمون نویسی (وقت تین گھنٹے)
- ۷-۳۰ تا ۹-۲۰ — انفرادی کھیلیں:- دوڑیں ۱۰۰ میٹر ۔ ۲۰۰ میٹر ۔ ۴۰۰ میٹر ۔ لمبی چھلانگ ۔ اونچی چھلانگ ۔ وزن اٹھانا ۔ کلائی پکڑنا ۔ گولہ پھینکنا ۔ نیزہ پھینکنا ۔ فٹ بال ۱، ۲
- ۹-۳۰ تا ۱۱-۰۰ — علمی مقابلے (عام معلومات ہر سہ معیار)
- ۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵ — پرچہ قرآن مجید و عام معلومات (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)
- ۱۱-۴۵ تا ۱۲-۴۵ — تقریری مقابلہ معیار دوم
- ۱۲-۴۵ تا ۱-۵۰ — وقفہ برائے طعام و تیاری نماز
- ۱-۵۰ تا ۲-۱۵ — نماز ظہر و عصر
- ۲-۱۵ تا ۲-۴۰ — ذکر حبیب
- ۲-۴۰ تا ۴-۴۰ — شوریٰ (سب کمیٹیوں کی رپورٹس پیش ہوں گی)
- ۴-۴۰ تا ۵-۲۰ — کبڈی ۳
- ۵-۳۰ تا ۵-۴۰ — وقفہ برائے تیاری نماز مغرب
- ۵-۴۰ تا ۵-۵۵ — نماز مغرب
- ۵-۵۵ تا ۶-۱۰ — درس حدیث
- ۶-۱۰ تا ۷-۱۵ — وقفہ برائے طعام و تیاری نماز
- ۷-۱۵ تا ۷-۳۰ — نماز عشاء
- ۷-۳۰ تا ۸-۱۵ — تلقین عمل
- ۸-۱۵ تا ۹-۱۵ — تقریری مقابلہ (معیار اول)
- ۹-۱۵ تا ۱۰-۳۰ — علمی و مذہبی سوالات کے جوابات
- ۱۰-۳۰ — شب بخیر

اتوار ۲۳ اخاء / اکتوبر

- ۴-۰۰ — بیداری
- ۴-۰۰ تا ۴-۱۵ — تیاری برائے نماز تہجد (سب خدام نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں آجائیں گے۔)
- ۴-۱۵ تا ۴-۴۵ — نماز تہجد
- ۵-۰۰ تا ۵-۲۰ — نماز فجر
- ۵-۲۰ تا ۵-۴۰ — درس قرآن مجید
- ۵-۴۰ تا ۵-۵۰ — تلاوت قرآن مجید (تمام خدام اپنے اپنے خیموں میں تلاوت قرآن مجید کریں گے)
- ۵-۵۰ تا ۶-۲۰ — ورزش
- ۶-۲۰ تا ۷-۰۰ — ناشتہ
- ۷-۰۰ تا ۷-۴۵ — والی بال فائنل
- ۷-۴۵ تا ۸-۳۰ — کبڈی فائنل
- ۸-۳۰ تا ۹-۳۰ — فٹ بال فائنل
- ۹-۳۰ تا ۱۰-۰۰ — ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
- ۱۰-۰۰ تا ۱۱-۳۰ — تلقین عمل ۔ مہتممین مرکزیہ ۔
- ۱۱-۳۰ تا ۱۲-۰۰ — پرچہ ذہانت (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)
- ۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰ — وقفہ برائے طعام
- ۱-۰۰ تا ۳-۰۰ — شوریٰ
- ۳-۰۰ تا ۳-۱۰ — تیاری نماز
- ۳-۱۰ تا ۳-۳۰ — نماز ظہر و عصر
- ۳-۳۰ تا ...... — تقسیم انعامات، الوداعی خطاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۔ عہد

دعا

اس کے بعد خدام کو گھر جانے کی اجازت ہوگی۔

دور مار میزائل

میزائل کے معنے کسی ایسی تیز رفتار شئے کے ہوتے ہیں جس کی رہنمائی آپ زمین پر بیٹھے بیٹھے کر رہے ہوں اور وہ ہوا میں تیر رہی ہو۔ یہ اصطلاح ہے تو انگریزی زبان کی لیکن اردو میں بھی نہایت عام ہو چکی ہے۔ گائیڈڈ میزائل ایک طرح کا راکٹ ہوتا ہے اور اس کی ابتداء گزشتہ جنگ عظیم کے "وی ٹو" سے ہوئی۔ جرمن سائنس دانوں نے ہی اڑنے والے بم تیار کئے تھے جو عرف عام میں "وی ون" کہلاتے۔

اب ہم ایسے طیاروں کو گائیڈڈ میزائل کہتے ہیں۔ جن میں پائلٹ موجود نہیں ہوتا۔ اور وہ عسکری ضروریات کے تحت خود بخود دشمن کے ٹھکانوں پر گرتے اور انہیں تباہ کرتے ہیں جدید نام پر نہایت بلند پرواز بے پائلٹ طیاروں کے اڑنے اور گرائے جانے کی خبریں آتی رہتی ہیں۔

ایسے طیاروں کو زمین سے قابو میں رکھا جاتا ہے۔ اڑنے کے لئے ضروری قوت حاصل کرنے کی غرض سے وہ کچھ فوری ایندھن اپنے ساتھ لے جاتے ہیں دوسری جنگ عظیم میں سب سے پہلے ان طیاروں کو بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا۔ اور اس وقت سے اب تک دنیا کی بہت سی اقوام نے ان پر تحقیقات اور ان میں کچھ اصلاحات کی ہیں۔ یہ طیارے دشمن کے ٹھکانوں کا پتہ لگانے اور ان پر حملہ کرنے یعنی دہرے مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ کیمرے بھی لے جا سکتے ہیں جن سے دشمن کے علاقے کی تصویریں اتاری جا سکتی ہیں دشمن کے ٹھکانوں پر بمباری کرنے کے لئے ان طیاروں میں دھماکو اشیا بھی بھری جاتی ہیں۔

گائیڈڈ میزائل دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو دشمن کے ٹھکانوں اور اڈوں پر گر کر انہیں تباہ کرتے ہیں اور ساتھ ہی خود بھی تباہ ہو جاتے ہیں ان میں وی ون۔ وی ٹو اور دوسرے طیارے آتے ہیں جن میں پائلٹ کی ضرورت نہیں پڑتی

دوسری قسم کے طیارے وہ ہوتے ہیں جو دشمن کے ٹھکانوں کو نقصان پہنچا کر اپنے اڈے پر واپس آجاتے ہیں۔ ان طیاروں میں بعض اوقات کیمرے بھی رکھے جاتے ہیں اور انہیں وائرلیس لہروں کے ذریعے قابو میں رکھا جاتا ہے۔ نیز ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

بعض میزائلوں میں ایسے خودکار آلات بھی نصب ہیں جو انہیں جاتے آتے صحیح راہ پر قائم رکھتے ہیں۔ اس طرح پائلٹ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ حیرت کی بات ہے کہ ان طیاروں کے کیمرے بھی وائرلیس لہروں کی مدد سے قابو میں رکھے جاتے ہیں۔ طیارہ آپ سے میلوں دور ہے لیکن ہر طرح آپ کے قابو میں رہتا ہے۔

اولین طیارے جن میں ہوا باز نہیں ہوتے تھے اور اڑنے والے بم زمین سے ان لہروں کے ذریعے ہی قابو میں رکھے گئے۔ یہ سائنس کی ایک غیر معمولی کامیابی ہے کہ زمین سے وائرلیس کے ذریعے بھیجے گئے سگنل طیارے کے بعض پرزوں کو حرکت میں لے آتے ہیں۔ وہاں کوئی ذی روح موجود نہیں ہوتا۔ لیکن سب پرزے ٹھیک کام کرتے ہیں اور زمین پر بیٹھے ہوئے ایک انسان کے دیئے ہوئے سگنلوں کی مکمل طور پر اطاعت کرتے ہیں۔

شروع میں یہ دقت محسوس کی گئی کہ وائرلیس کے ان سگنلوں کو دشمن اپنے سگنلوں سے متصادم کر کے بیکار کر دیتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ملک اپنے سگنلوں کی ویولینگتھ اور فریکوئنسی صیغۂ راز میں رکھتا ہے دشمن کی اس حرکت کا ایک توڑ یہ دریافت کیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ خودکار آلات بروئے کار لائے گئے۔

جائروسکوپ ایسا ہی ایک آلہ ہے جس پر نہ دشمن کے سگنلوں کا کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ طیارے کے جھٹکوں کا۔ فضائی رہنمائی کے لئے اب یہ آلہ شہری ہوا بازی میں بھی استعمال ہو رہا ہے انگلستان پر بمباری کی غرض سے اڑنے والے جو بم استعمال کئے گئے تھے ان میں ایسے ہی آلات استعمال کئے جاتے تھے انہیں پہلے سے ایک جگہ سیٹ کر دیا جاتا تھا۔ اور یہ بم صحیح راہ پر قائم رہتے ہوئے مطلوبہ ٹھکانے پر گر کر اسے تباہ کر دیتے تھے۔

اڑنے والا یہ بم اصل میں یہ ایک چھوٹا سا ہوائی جہاز تھا جس کے اگلے حصے میں تباہ کن دھماکو مسالہ بھرا ہوا تھا اس کے انجن سے مخصوص آواز نکلتی تھی جس کی مدد سے اسے پہچان لیا جاتا تھا اسے صحیح راہ پر قائم رکھنے کے لئے اس میں خاص طرز کے راڈر اور ایلی رنز استعمال کئے گئے تھے۔ بنیادی اصول یہ تھا کہ پورے طیارے کو دشمن کے فوجی ٹھکانے کے عین اوپر ایک فرضی نقطہ تک پہنچایا جاتا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچ جاتا تھا تو اس کا انجن یکایک بند کر دیا جاتا تھا اور پوری مشین نیچے اپنے ٹھکانے پر گرتی تھی۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی غوطہ خور غوطہ مارتا ہے یا عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ کبھی کبھی نشانہ خطا بھی ہو جاتا ہے لیکن طیارہ گرتا تو دشمن کے علاقہ میں ہی تھا اور پھٹ کر اس کے کسی نہ کسی حصہ کو تباہ کر ڈالتا تھا۔ پھر لطف یہ کہ دشمن کو بہت سا جانی نقصان ہوتا، لیکن اپنا ایک پائلٹ بھی نہیں مرتا تھا بمباری کے دوسرے طریقوں کی بہ نسبت یہ طریقہ زیادہ مقبول ہوا اور مالی اعتبار سے ارزاں بھی ثابت ہوا۔

اہل برطانیہ نے ان تباہ کن حملوں سے بچنے کی کیا ترکیب کی۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ ان کے سائنسدانوں نے ایسے آلات بنائے جو قبل از وقت ان آسمانی بلاؤں کی اطلاع دیتے تھے۔ فوراً ہی تیز رفتار طیارے زمین سے اٹھتے تھے اور ان اڑنے والے بموں کو پکڑ لیتے تھے یا انہیں سمندر یا کسی ایسے علاقے میں مار گراتے تھے، جہاں ان سے کم سے کم نقصان پہنچے۔ اس کے علاوہ اڑنے والے ان بموں کا راستہ بھی مقرر ہوتا تھا۔ اور وہ آسانی سے طیارہ شکن توپوں کی زد میں آجاتے تھے۔ بعد میں ایسی توپیں ایجاد ہو گئیں جنہیں حرکت دینے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ وہ سب کام کرتی تھیں۔ جیسے ہی کوئی طیارہ نظر آیا۔ وہ اسے نشانے پر لے کر ختم کر دیتی تھی۔

اڑنے والے بم یا وی۔ ون کی ترقی یافتہ شکل وی ٹو، یہ طیارہ کہیں زیادہ طاقتور تھا۔ اور اس پر آسانی سے قابو نہیں پایا جا سکتا تھا۔ اسے پروفیسر وان براؤن نے بنایا تھا۔ جو اب امریکہ میں ہیں اور وہاں خلائی طیاروں کو ترقی دینے میں مصروف ہیں۔ وی ٹو کا خول طویل اور سگار جیسا ہوتا تھا اس میں دھماکو مسالہ بھرا ہوتا تھا پچھلے حصہ میں ایندھن جلتا اور تیز رفتار گیس پچھلے حصے سے خارج ہوتی اور راکٹ تیزی سے آگے بڑھتا ہے۔ عمل اور رد عمل ہی راکٹ کا بنیادی اصول ہے۔ (ماخوذ)

اعلانِ نکاح

مکرم چوہدری عبد المجید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کی صاحبزادی مبارکہ بیگم کا نکاح ہمراہ کیپٹن ڈاکٹر فضل محمد صاحب ابن حکیم شیخ محمد صاحب آف ڈگری ضلع تھرپارکر بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بعد نماز مغرب احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت اور دینی و دنیوی حسنات کا موجب بنائے۔ آمین۔

(مولوی عبد المجید سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی)

بے بی ٹانک
(BABY TONIC)

سوکھے لاغر یا کمزور ہڈیوں والے پھولے ہوئے ڈھیلے ڈھالے بچوں کے لئے نہایت مفید ٹانک ہے بچوں کی دانت نکالنے کی تکالیف، دست، اسہال، بد ہضمی اور مٹی کھانے کی عادت کا بہترین علاج ہے۔ بڑی شیشی ۳ روپیہ چھوٹی شیشی سوا روپیہ درجن یا زیادہ پر پچیس فیصدی کمیشن۔ کیپرٹیڈ میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور۔
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی ربوہ۔

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے، سالانہ چندہ صرف چھ روپے
انصار اللہ مرکزیہ (قائد اشاعت)

اسلام نے تکبر کو شدید طور پر ناپسند کیا ہے

وہ کہتا ہے تمہیں جتنی بھی ترقی ملے اتنا ہی اپنے آپ کو متواضع بناؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قارون کی مثال پیش کر کے جو اپنی دولت خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرنا تھا تکبر کے انجام پر نہایت بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ سورۃ القصص کی آیت ۷۹ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قارون سے جب اس کی قوم نے یہ نصیحت کی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی لوگوں پر احسان کر۔ تو اس احمق نے تکبر میں آکر کہا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ مال مجھے یونہی مل گیا ہے۔ یہ مال مجھے ذاتی علم اور ذہانت اور محنت کی وجہ سے ملا ہے۔ اس نادان نے یہ نہ سوچا کہ جس دماغ سے وہ کام لے رہا ہے وہ اس کا پیدا کردہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے جن ذرائع اور اسباب سے اس نے دولت حاصل کی ہے۔ وہ ذرائع اور اسباب بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کئے ہیں اس نے خود پیدا نہیں کئے۔ وہ خدا تعالیٰ کو بھول گیا اور اس نے اپنی تمام ترقی کو اپنی طرف منسوب کر لیا یہ ایسی ہی بات ہے جیسے انسان اس بات کو بھول جاتا ہے کہ گندھک خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے وہ بھول جاتا ہے سنکھیا خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ بھول جاتا ہے پارہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میں نے آتشک کا ٹیکہ ایجاد کیا ہے۔ حالانکہ یہ ٹیکے بعض چیزوں کے مرکب ہیں اور وہ چیزیں خدا تعالیٰ ہی کی پیدا کردہ ہیں۔ وہ بالکل بھول جاتا ہے کہ جن چیزوں سے اس نے یہ دوا بنائی ہے وہ خدا تعالیٰ ہی کی پیدا کردہ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ تو اس پر احسان کرتا ہے مگر وہ اس احسان کی قدر کرنے کی بجائے یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ میں بڑا لائق تھا میں بڑا قابل تھا میں نے یہ جدوجہد کی اور یہ ترقی حاصل کر لی۔ حالانکہ نہ صرف ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے سامان اور ذرائع خدا تعالیٰ مہیا کرتا ہے بلکہ ہر کام کا نتیجہ بھی خدا تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے۔ آخر اب بھی نظر آتا ہے کہ ایک شخص سارا سال لوہارے کا کام سیکھتا ہے لیکن وہ سیکھ نہیں سکتا پھر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ایک کاریگر ہوتا ہے لیکن اسے کوئی کام نہیں ملتا پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ روپیہ مل جائے تو کوئی ڈاکو اس کا سارا روپیہ چھین لے پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کما کر اپنے گھر لے آئے لیکن گھر میں آتے ہی اس کے پیٹ میں درد اٹھا اور وہ جانبر نہ ہو سکے۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے ایسی جلدی بیماری پیدا ہو جائے کہ وہ کپڑا نہ پہن سکے پس جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔

اگر کوئی انسان اپنی محنت سے روزی کماتا ہے تب بھی اسے جو کچھ ملتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جتنا بڑھاتا جائے اتنا ہی وہ جھکتا چلا جائے۔ اسی طرح کسی کو دولت کا مل جانا ایسا ہی ہے جیسے کسی کے سر پر بوجھل گٹھڑ کا بوجھ ہوتا ہے ایسی حالت میں اس کے اندر زیادہ فروتنی اور زیادہ انکسار پایا جانا چاہیئے نہ یہ کہ انسان متکبر ہو جائے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے لگے۔ بہرحال جو شخص دولت و ثروت اور عزت کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھے گا وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکے گا لیکن جو اس کو اپنی ذاتی کمال قرار دیگا وہ تکبر میں مبتلا ہو گا اور آخر خدا تعالیٰ سے دور چلا جائیگا۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تکبر کو شدید طور پر ناپسند کیا ہے اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی ترقیات کے لئے کوشش نہ کرو تم اپنی ترقیات کے لئے جتنی بھی کوشش کر سکتے ہو کرو مگر اس کے بعد تمہیں جتنی بھی ترقی ملے اتنا ہی اپنے آپ کو متواضع بناؤ۔ ورنہ اگر تم متکبر ہو گئے تو خدا تعالیٰ تم سے خوش نہیں ہو گا بلکہ ناراض ہو گا۔ اور وہ ترقی تمہارے لئے رحمت کا موجب نہیں بلکہ استدراج کا موجب ہو گی اور تم آئندہ کے انوار و برکات سے محروم ہو جاؤ گے۔۔۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳)

درخواست دعائے خاص

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب جماعت کو علم ہے کہ خاکسار کی اہلیہ محمودہ بیگم کو تقریباً دو سال سے درد پتہ کے دورے ہو رہے ہیں اور وہ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ تقریباً چار ماہ سے ان کے دائیں بازو اور شانے میں بھی درد شروع ہے۔ اب ان کا نیا ایکسرے لیا گیا ہے جس سے پتہ چلا ہے کہ پتہ میں بے شمار پتھریاں ہیں۔ لاہور کے ڈاکٹروں کے ایک بورڈ نے محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کا معائنہ کر کے یہی مشورہ دیا ہے کہ ان کا اپریشن جلد ہونا ضروری ہے ورنہ دیر ہونے سے بعد میں زیادہ پیچیدگیوں کا خطرہ ہے۔ مخلصین جماعت کے خطوط محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی بیماری کے بارہ میں اکثر خاکسار کو ملتے رہتے ہیں جن میں ان کے لئے دعا کا ذکر ہوتا ہے خاکسار ان تمام بہن بھائیوں کے اس احسان کا بدلہ تو کسی طرح ادا نہیں کر سکتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے لئے باقاعدہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کے اپریشن کے لئے بزرگوں سے استخارہ کی درخواست کی گئی ہے کہ اگر خدائے علیم و خبیر کے نزدیک اپریشن بہتر ہے تو اس کی راہنمائی فرمائے۔

خاکسار تمام بہن اور بھائیوں کی خدمت میں محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی اور اگر اپریشن کا فیصلہ ہو تو اپریشن کی نمایاں کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ درخواست دعا کرتا ہے تا وہ قادر و توانا ہماری عاجزانہ دعاؤں کو اپنے فضل سے قبول فرما کر اس لمبی مسلسل اور تکلیف دہ بیماری سے محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین اللہم آمین۔

والسلام

خاکسار آپ سب کی خاص دعاؤں کا محتاج آپ کا بھائی مرزا منور احمد

داخلہ ایم اے عربی۔ تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

جن طلباء و طالبات کا ایم اے عربی میں داخلہ لینے کا ارادہ ہو وہ ۱۵ اکتوبر تک ربوہ پہنچ کر داخلہ لے لیں۔ اس کے بعد پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ اور دیر سے آنے والوں کا تعلیمی نقصان ہو گا جسے بعد میں پورا کرنا مشکل ہو گا۔

بلکہ ایم اے عربی میں داخل ہونے والے طلباء اس سے بھی پہلے آ سکتے ہیں۔ تا داخلہ سے پہلے ہی انہیں جنرل کوچنگ دی جائے اور ان کا وقت ضائع نہ ہو۔ طالبات کے لئے باپردہ تعلیم کا انتظام ہے اور رہائش کے لئے جامعہ نصرت (برائے خواتین) کے ہوسٹل میں انتظام موجود ہے۔

ایم اے عربی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کالج کے نتائج گذشتہ سالوں میں نہایت شاندار رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال پنجاب یونیورسٹی ایم اے عربی میں اول دوم اور سوم تینوں پوزیشن ہمارے طلباء نے حاصل کی تھیں۔

احمدی طلباء اور طالبات کے لئے دینی ماحول و دینی تعلیم کا فائدہ بھی ہے وہ ہر ہفتہ امام وقت کے خطبات سے بھی مستفیض ہوں گے۔ اور روحانی برکات حاصل کریں گے۔ مستحق طلباء کو فیس وغیرہ کے سلسلہ میں خاص مراعات دی جائیں گی۔

(پرنسپل)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

او ایس بی نوٹس نمبر P7/114/1-66/AID COMMODITY/LOAN NO. 085

برائے سٹیل پائپس برائے ٹیوب ویل ڈرلنگ (۲ مدات) ۱۸۰۰ فٹ

مندرجہ بالا ٹنڈر کے کھلنے کی تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے اب یہ ۱۱/۱۰/۶۶ (جیسا کہ پہلے نوٹی فائڈ ہوا تھا) کی بجائے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ۳۰-۸ بجے صبح کو برسرعام کھول لیا جائے گا۔ ٹنڈر کی دستاویزات ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء تک فروخت کی جا سکیں گی۔

NF(Z) 283

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴